غش ہوگا بھتیجا بھی ترا آپ سے زمیں پر | ہوگا نہ کوئی دوست نہ ہمدرد نہ یاور
دوڑائیں گے گھوڑے مرے لاشے پہ ستمگر | جل جائیں گے خیمے تری لٹ جائیگی چادر
سر ننگے جو کٹ گی مری لاش پہ زینبؑ
رونے بھی نہ پائے گی مری لاش پہ زینبؑ

بیتاب ہوئی غم سے یداللہ کی جائی | سر پیٹ کے فرمایا کہ خالق کی دوہائی
لٹ جائے گی پردیس میں اماں کی کمائی | جنگل میں بچھڑ جائینگے ہمشیر سے بھائی
معلوم ہوا کوچ جو فرماتے ہیں شبیرؑ
ویرانہ بسانے کے لیے جاتے ہیں شبیرؑ

خاموش ظہورؔ اب کہ جگر کانپ رہا ہے | ہر دیدۂ درد اہلِ نظر کانپ رہا ہے
مولاؑ کا عزا خانہ یہ گھر کانپ رہا ہے | خورشید کو لرزہ ہے قمر کانپ رہا ہے
افلاک ہلائے جو یہاں اہلِ عزا نے
آزاد کیا ہے انہیں ہر غم سے خدا نے

---

www.emarsiya.com

مرثیہ

تری جناب میں ہے عرض اے خدائے ادب | ہمیشہ ساتھ رہے میرے رہنمائے ادب
مری نظر میں ہے۔ بابِ علم سرائے ادب | یہ آرزو ہے کہ پورا ہو اقتضائے ادب
ادیب مجمع ہے یہ مومنین کی مجلس ہے
بیانِ عظمتِ اُم البنینؑ کی مجلس ہے

نصیب تھا انہیں ہر چند نامِ بنتِ نبیؐ | ملا تھا عہدۂ قائم مقامِ بنتِ نبیؐ
بنی رہیں یہ مگر خاکِ گامِ بنتِ نبیؐ | ہمیشہ دل سے کیا احترامِ بنتِ نبیؐ
علیؑ کے گھر میں سکونت پہ فخر کرتی تھیں
حسنؑ حسینؑ کی خدمت پہ فخر کرتی تھیں

جنابِ فاطمہ اُم البنینؑ نیک اساس | علیؑ کی خادمہ خاص مادرِ عباسؑ
نہ دیکھ سکتی تھیں زہراؑ کی بیٹیوں کو اداس | انہیں خبر نہ تھی کیا ہے ہراس کیا وسواس
علیؑ کے سائے میں حاصل سکوں تھا راحت تھی
اور ان کے بعد تو ہر گام پر قیامت تھی

شہادتِ حسنؑ مجتبیٰ۔ قیامت تھی | بنی اُمیہ کی جو تھی جفا۔ قیامت تھی
بتلنے گا دلِ صغراؑ وہ کیا۔ قیامت تھی | روانگیٔ شہِ کربلا۔ قیامت تھی
سوار فاطمہؑ کی بیٹیاں جو ہوتی تھیں
کلیجے پھٹتے تھے۔ اُمّ البنینؑ روتی تھیں

چلا مدینے سے جب کاروانِ عشقِ خدا | امامِ عصر نے یہ دردناک نوحہ سنا
خدا کے واسطے ٹھہرو حسینؑ ایک ذرا | مکان دیکھ کے خالی۔ بھر آیا دل میرا
جدھر کا قصد ہے اے سبطِ مصطفیٰؐ جاؤ
پھر ایک بار مجھے صورتیں دکھا جاؤ

ٹھہر گئے یہ صدا سن کے شاہِ نیک اساس | یہ دیکھا لاتی ہیں تشریف مادرِ عباسؑ
بڑھے امامؑ بھی ان کی طرف بحسرت و یاس | گلے لگا لیا مخدومہ نے پہنچ کر پاس
کہا امامؑ نے پیکر ہیں آپ اُلفت کا
بتلائیے سبب اس آمد و عنایت کا

دیا جواب یہ مخدومہ نے بدرد و یاس | ہوا ہے پیدا مرے دل میں ایک یہ وسواس
نہ بیوفائی کرے آپ سے کہیں عباسؑ | نہ بھول جائے ادب یہ غلامِ قدر شناس
اے علیؑ کی وصیت سنانے آئی ہوں
اور اپنے پالنے کا حق جتانے آئی ہوں

www.emarsiya.com

قدم پہ گر کے یہ عباسؑ نے کہا باادب | جناب آپ کا ہے بے سبب یہ رنج و تعب
رہوں گا خدمتِ مولا میں روز و شب | حسد کریں گی وفا پر مری وفائیں سب
ادا کروں گا جو حق آپ کا ہے اے اماں
مری رگوں میں لہو باپ کا ہے اے اماں

نہ ہونے دے گا نیک آپ کو کبھی یہ غلام | خلافِ مرضیٔ مولا نہ ہو گا کوئی کام
نگاہِ بنتِ نبیؐ میں بلند ہو گا مقام | ادب کے ساتھ زبانوں پہ ہو گا آپ کا نام
پلٹ کر آ گیا تو خوب پیار کیجئے گا
نہ آ سکا تو مجھے دودھ بخش دیجئے گا

یہ سن کے شاد ہوئیں زوجۂ امیرِ نجف | ہوئے امامؑ رواں دشتِ کربلا کی طرف
جو پہنچا منزلِ مقصد پہ فاطمہؑ کا خلف | تو خاک و خون میں ڈوبی ہر آیتِ مصحف
کسی کو درّے کسی کو طمانچے مارتے تھے
لعین بی بیوں کی چادریں اتارتے تھے

اسیر ہو کے گئے کوفہ و دمشق حرم | قدم قدم پہ اُٹھاتے رہے الم پہ الم
یزیدِ نحس کے زنداں میں سہے ظلم و ستم | مزارِ شاہِ اُمم پر گئے پیٹے ماتم
نگار کر چکے جب تین روز سینے کو
اُڑاتے خاک سروں پر چلے مدینے کو

قریب شہر پہنچ کر ٹھہر گئے سجاد | کہا بشیر سے رکھے خدا ترا دل شاد
مدینے والوں کو جا کر سنا دے یہ روداد | تباہ حال و پریشاں رسول کی اولاد
رسن کے بند سے کھلوا کے ہاتھ آئی ہے
سفر سے زینبؑ و عابدؑ کے ساتھ آئی ہے

بشیر نے جو مدینے میں جا کے دی یہ صدا | مدینے والو مدینہ نہ جائے امن رہا
شہید ہو گیا سبطِ رسولؐ ۔ واویلا | بلند ہو گیا ہر سمت شورِ آہ و بکا
گھروں سے بی بیاں زار و حزیں نکل آئیں
عصا سنبھال کے اُمّ البنینؑ نکل آئیں

بشیر دیکھ کے اُمّ البنینؑ کو غم سے نڈھال | کسی سے پوچھ رہا تھا یہ کون ہے بے حال
محمدِ حنفیہ بفرطِ غیظ و جلال | لرز کے بولے بشیر اپنی تو زبان سنبھال
کیا کلام تو ہو گا زباں کے ساتھ قلم
اٹھائی انگلی تو کر دوں گا تیرا ہاتھ قلم

تعارف ان کا اگر چاہتا ہے سن مجھ سے | تمام ہاشمی جھکتے ہیں سامنے اُن کے
خدا نے مرتبے ایسے بلند اُن کو دیئے | جنابِ فاطمہؑ زہرا کے اقتدار ملے
عظیم پیکرِ احساس ہیں یہ مخدومہ
بشیر۔ مادرِ عباسؑ ہیں یہ مخدومہ

www.emarsiya.com

کہا بشیر نے عباسؑ ۔ عاشقِ شبیرؑ | سکونِ قلبِ حرم۔ قوتِ دلِ ہمشیر
بچا رہا تھا سکینہؑ کی مشک وہ دلگیر | کٹے جو ہاتھ۔ لگا سر پہ گرز۔ آنکھ پہ تیر
شہید ایسا نہ کوئی کبھی کہیں پہ گرا
علم کے ساتھ علمدار بھی زمیں پہ گرا

پکاریں مادرِ عباسؑ ۔ مرحبا عباسؑ | جو وعدہ کر کے گیا تھا وہ کر گیا عباسؑ
بلند مرتبہ تو نے مرا کیا عباسؑ | میں دودھ بخشتی ہوں تجھ کو مرے لعل عباسؑ
مگر میں تیرے الم میں نہ جان کھوؤں گی
غمِ حسینؑ میں روؤں گی جب بھی روؤں گی

ادا کیا جو علمدار نے وفا کا حق | کمر حسینؑ کی خم ہو گئی بفرطِ قلق
ظہورؔ۔ روک قلم، ہو گیا کلیجہ شق | دعا یہ مانگ اٹھا کر کتابِ غم کے ورق
پسند مرثیہ اُمّ البنینؑ فرما لیں
زیارتوں کے لیے جلد تجھ کو بلوا لیں